ادبیات | حافظ محمد ابراھیم فانی

بابری مسجد

بابری مسجد ہے محو نالہ و فریاد آج | عظمت رفتہ کی آتی ہے اسی کو یاد آج
ہے اسی کے سامنے دورِ ستم ایجاد آج | ہے گوارا کیسے مسلم کو یہی بیداد آج

چند ہندو آج اس کے گنبدوں پر چڑھ گئے
ہاتھ کچھ ناپاک اس معبد کی جانب بڑھ گئے

مسلم ہندی اسی پر مرمٹا پروانہ وار | سرفروشوں کی قطاریں لگ گئیں دیوانہ وار
اس کے ناموس و تقدس پر لڑے مردانہ وار | حاکمانِ عالم اسلام بھی بیگانہ وار

دیکھتے تھے یہ تماشا غافل و مدہوش تھے
قتل مسلم اور کشت و خون پر خاموش تھے

ساکت و جامد رہی یہ مجلسِ اقوام تک | برہمن کو اُف نہ بھیجا دُکھ بھرا پیغام تک
غیرتِ حق سے ہے عاری عالم اسلام تک | اس میں جرأت ہی نہیں ظالم کو دے الزام تک

یا خدا جذبہ نہیں اب قوم میں ایمان کا
پھر بنا مسلم کو حامل عظمتِ قرآن کا

بیتِ مقدس ہو کہ اقصیٰ ہو کہ مسجد بابری | ان کی رفعت پر ہے شاہد گنبدِ نیلوفری
ہمسری کے مدعی ہیں اب بتانِ آزری | درپئے آزار ان کی آج سحرِ سامری

دشمنِ دیں ہے یہودی اور ہندو سامراج
یا خداوندا تُو رکھ لے ملتِ بیضا کی لاج

کہتے ہیں یہ رام کی ہندو جنم بھومی رہی | اُس وقت جب شاہِ بابر کی یہاں شاہی رہی
اس کو حاصل ہند میں ہر طرح آزادی رہی | یہ جگہ بس اس کی نظروں میں کھٹکتی ہی رہی

اس نے ڈھایا اس دھرم کو ایک مسجد کے لیے
کوہِ غم توڑا ہمیں پر اپنی معبد کے لیے

کیا ضرورت شہ ظہیرالدین کو آخر پڑی | جس نے مندر کو یوں توڑا اور یہ حرکت بھی کی
کیوں زمیں کے واسطے اس کو کمی دولت کی تھی | عقل آمادہ نہیں اس بات پر ہو تسے کبھی

یہ تو فانی شاہِ مسلم پر ہے بہتانِ جلیل
پیش کر سکتے نہیں تاریخ سے اس پر دلیل

۳۱ مارچ ۱۹۹۱ء